ہیں، جلد اول و دوم کے مقدمے اس کا بین ثبوت ہیں۔ مقتدرہ قومی زبان کو اس مفید پیشکش پر مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔ اس کتاب سے اردو کے علمی حلقوں کی ایک اہم ضرورت پوری ہوگئی ہے۔

۴۔ "مسعود حسن رضوی ادیب: حیات اور کارنامے"

مصنّف: ڈاکٹر طاہر تونسوی
ناشر: مجلس ترقی ادب، لاہور۔
تبصرہ نگار: فہمیدہ شیخ

مسعود حسن رضوی ادیب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ قارئین اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ ایک بلند پایہ ادیب، محقق، تنقید نگار اور ماہر قواعد کے ساتھ ساتھ شاعر بھی تھے۔

ان تخلیقی صلاحیتوں کی وجہ سے وہ اپنی ذات میں ایک دبستان تھے۔ حال ہی میں اُن کے کارناموں پر مشتمل ایک کتاب "مسعودحسن رضوی ادیب: حیات اور کارنامے" کے عنوان سے اپریل ۱۹۸۹ء میں مجلس ترقی ادب لاہور نے شایع کی ہے۔ کتاب کے کل صفحات ۳۴۴ ہیں۔ نومبر ۱۹۸۳ء میں طاہر تونسوی صاحب کو اس مقالے پر، پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری مل چکی ہے۔ یہ مقالہ کل چھے ابواب پر مشتمل ہے اور آخر میں کتابیات دی گئی ہے۔ پہلا باب مسعود حسن رضوی ادیب کے حالات زندگی پر مشتمل ہے۔ اس میں ان کے ابتدائی حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے، اور تعلیم، ملازمت، مشاہیر سے تعلقات، عادات و خصائل اور سیرت و کردار کا اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ مشاہیر کے حوالے سے جوش ملیح آبادی سے ان کے تعلقات اور غزل پر ان سے گفتگو کے علاوہ جوش کے بارے میں نادر معلومات بھی پہلی مرتبہ ہمارے سامنے آئی ہیں۔ دوسرا باب ادبی و شعری محرکات پر مبنی